



## سوال

آیت ان اللہ عنده علم الساعة کا مطلب

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آیت :

إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنزِلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ نَأْذًا تَكْتَسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ جَبِيرٌ -- سورة لقمان 34

میں ان پانچ چیزوں کو کیوں خاص کیا گیا ہے؟ اس کی کیا وجہ ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کو ان پانچ چیزوں کا علم خصوصی ہے؟ اور باقی اشیاء کا نہیں؟ ازراہ کرم کتاب و سنت کی روشنی میں جواب دیں۔ جزاکم اللہ خیرا

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ان پانچ کے علاوہ دیگر غیب بھی خدا کا خصوصی علم ہے پانچ کا ذکر خصوصیت سے اس لیے کیا ہے کہ ان پانچ کی علامات بہت ہیں۔ قیامت کی علامات احادیث میں بکثرت آتی ہیں۔ بارش کے لیے موسم مقرر ہونا خاص ہے۔ خاص قسم کی ہوا کا چلنا، بجلی کا چمکنا، بادل کا گرنا یہ سب علامات ہیں۔ اس طرح انسان کی رہائش گاہ ایک جگہ ہونا اور ہمیشہ اس جگہ آمد و رفت یہ اس بات کی علامات ہیں کہ موت اسی جگہ آئے۔ اور انسان کا مصم ارادہ ہونا کہ میں کل فلاں کام کروں گا۔ اور اس کے لیے پوری تیاری اور اس کا سامان کرنا یہ اس بات کی علامت ہے کہ کل یہی کام ہوگا۔ اور جو رحم میں ہے۔ اس کی گیارہ بارہ علامات اطباء اور ڈاکٹروں نے لکھی ہیں۔ کہ ایسا ہو تو لڑکا ہوگا اور ایسا ہو تو لڑکی وغیرہ۔ مگر باوجود ان سب علامات کے کسی کو ان پانچ چیزوں کے متعلق پورا علم نہیں ہو سکتا۔ بہت دفعہ خیال کچھ ہوتا ہے اور کچھ جاتا ہے۔ جب ان اشیاء کا یہ حال ہے جن کو بکثرت علامات موجود ہیں تو جن کی علامات سر سے ہی سے نہیں۔ یا بہت کم ہیں۔ ان کا علم بطریق اولیٰ مخلوق کو نہیں ہو سکتا۔ جیسے خدا کی ذات کی حقیقت کا علم اور اس بات کا علم کہ آئندہ وہ کیا پیدا کرنے والا ہے۔ اور پہلے کیا پیدا کر چکا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

وَيَسْئَلُونَكَ مَاذَا عَلِمْنَا

هَذَا مَا عَلِمْنَا وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالصَّوَابِ



## فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الایمان، مذاہب، ج 1 ص 221